سیرت طیبہ
صحاح ستہ کی روشنی میں

مولانا محمد ابراہیم فیضی

﴿۳﴾

مہاجرین وانصار میں مؤاخات

عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ ہمارے گھر میں قریش (کے مہاجرین) اور انصار میں باہم عہد و پیمان لیا (مواخات قائم فرمائی)۔(۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مابین مواخات قائم فرمائی۔(۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، سعد رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے مال میں سے آدھا آپ کا ہے اور میری دو بیویاں ہیں، جو تمہیں پسند ہو، میں اسے طلاق دے دیتا ہوں، تم اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کر لینا، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں آپ کو برکتوں سے نوازے، تم مجھے بازار کے بارے میں بتا دو، اس روز جب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ واپس آئے تو بازار سے کچھ حاصل کر کے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند روز عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا، پھر وہ آئے تو دیکھا کہ ان پر زردی کا نشان ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا خبر ہے؟ عرض کی میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے، آپ نے فرمایا: اسے کیا دیا ہے؟ کہا: سونے کی گٹھلی، یا کہا: گٹھلی کے برابر سونا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو، خواہ ایک بکری سے ہو۔(۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار عرض گزار ہوئے: ہمارے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرمادیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا۔ انصار نے مہاجرین سے کہا: خیر، وہ باغ کا کام کریں اور پھلوں میں ہمارے شریک ہوجائیں۔ مہاجرین نے کہا: ہمیں منظور ہے۔(۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ کے پاس حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! ہم نے تھوڑے مال سے زیادہ ہمدردی کرنے والی اور زیادہ ایثار کرنے والی اس قوم سے بڑھ کر کوئی قوم نہیں دیکھی، جس کے پاس ہم آئے ہیں (یعنی انصار)۔ ان تمام نے، خواہ وہ مال دار ہوں یا تنگ دست، ہمارے ساتھ احسان کیا۔ ہماری طرف سے محنت مشقت انہوں نے کی اور ہمیں راحت وآرام میں شامل کرلیا، ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہماری ساری نیکیاں نہ لے جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو گے، ایسا نہیں ہوگا (کہ وہ تمہاری ساری نیکیاں لے جائیں)۔(۵)

اصحاب صفہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ صفہ میں رہنے والے اصحاب فقرا تھے۔(۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فقرائے مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے بعض دوسروں سے عریاں ہونے کی وجہ سے پردہ کررہے تھے (بہ مشکل اپنا ستر ڈھانپ رہے تھے کہ افلاس کی وجہ سے کپڑے میسر نہ تھے) ایک قاری ہمیں قرآن سنا رہا تھا، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہوگئے۔ قاری خاموش ہوگیا، آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا: تم کیا کررہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! قاری ہمیں قرآن سنا رہے تھے اور ہم اللہ عزوجل کی کتاب توجہ سے سن رہے تھے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے میری امت میں ایسے افراد کو بنایا ہے، جن کے متعلق مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ اپنے آپ کو روک کر رکھوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے، تاکہ آپ اپنے آپ کو ہمارے برابر قرار دیں، پھر آپ نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا تو ہم نے حلقہ بنالیا اور اصحاب صفہ کے چہرے آپ کے سامنے ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے سوا کسی کو نہیں پہچانا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بشارت ہو اے فقرائے مہاجرین! تم قیامت کے دن نورِ تام کے ساتھ خوش حال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوگے اور وہ نصف دن پانچ سو سال کا ہوگا۔(۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقرا لوگ تھے، ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو، وہ تیسرے کو لے جائے، جس کے پاس چار کا کھانا ہو، وہ پانچویں کو لے جائے، چھٹے کو لے جائے، یا جیسے آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو لائے، نبی کریم ﷺ دس افراد کو لے گئے، گھر میں مَیں، میرے والدین اور ہمارے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا مشترکہ خادم تھا، راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا کہ نہیں؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھالیا، پھر وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشا کی نماز پڑھ کر پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آنے لگی، رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزرنے کے بعد آپ اپنے گھر آئے، ان کی بیوی (حضرت عبدالرحمٰن کی والدہ) نے کہا: آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے، انہوں نے پوچھا: کیا تو نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ وہ بولیں: مہمانوں نے آپ کی آمد سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کر دیا، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھپ گیا، میرے والد نے کہا: او بے وقوف! اور مجھے برا بھلا کہا، اور مہمانوں سے کھانا کھانے کو کہا، اور خود کھانا نہ کھانے کی قسم کھالی، مہمان (یا مہمانوں) نے بھی قسم کھالی کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بغیر کھانا نہیں کھائے گا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یہ شیطان کی حرکت ہے (کہ میں نے کھانا نہ کھانے کی قسم کھائی ہے) چناں چہ انہوں نے کھانا منگوایا اور کھانے لگے۔

اللہ کی قسم! ہم کھانے کا جو بھی لقمہ لیتے تھے، نیچے سے پہلے سے زیادہ کھانا ہو جاتا تھا، سب لوگ سیر ہو گئے، کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھانے کو اس طرح یا اس سے زیادہ دیکھ کر اپنی بیوی کو کہا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ ان کی اہلیہ نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو پہلے سے بھی تین گنا بڑھ گیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا اور فرمایا: میرا نہ کھانے کی قسم کھانا شیطان کی طرف سے تھا، پھر ایک لقمہ کھا کر کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا، مدت پوری ہو گئی تو ہم نے بارہ آدمیوں کو سردار مقرر کیا، وہ آ گئے، ہر آدمی کے ساتھ اللہ جانتا ہے کتنے آدمی تھے، آنے والے سب لوگوں نے اس کھانے میں سے کھایا۔ (۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنفِقُوْنَ (۹)

اور خرچ کرتے ہوئے خبیث مال کا ارادہ نہ کرو۔

آپ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے انصار کے گروہ کے متعلق اتری۔ ہم کھجوروں والے تھے، ہر شخص اپنی اپنی طاقت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتا تھا، بعض لوگ ایک خوشہ یا دو خوشے لاتے اور مسجد میں لٹکا دیتے اور اہل صفہ کے لیے کھانا مقرر نہیں تھا، جب ان میں سے کوئی بھوکا ہوتا تو خوشے کے پاس آتا اور اسے اپنی لاٹھی مارتا تو پکی اور کچی کھجوریں گر پڑتیں، پس وہ کھا لیتا۔ بعض لوگ خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے، ان میں کوئی شخص ایسا خوشہ لاتا، جس میں خراب اور خشک کھجوریں ہوتیں یا ٹوٹا ہوا خوشہ لاتا اور اسے مسجد میں لٹکا دیتا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

> يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ (۱۰)
>
> اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں اور وہ چیزیں جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے اُگائی ہیں خرچ کرو اور ایسی خراب چیز کے دینے کا ارادہ بھی نہ کرو جسے تم خود بھی ناپسندیدگی کے بغیر نہ لے سکو اور جان لو کہ اللہ بے نیاز تعریف کے لائق ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو تحفہ دیا جائے، جیسے اس نے دیا ہے تو وہ اس کو نہیں لے گا مگر آنکھیں بند کرے یا حیا کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک اچھی چیز لاتا جو اس کے پاس ہوتی۔ (۱۱)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اور دورِ عسرت

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی ایسی حالت میں (ہجرت کر کے مدینہ طیبہ) آئے کہ (سفر اور بھوک کی) مشقت سے ہماری سماعت اور بصارت جانے والی تھی، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر خود کو پیش کرتے (کہ کوئی ہمیں کھانا اور ٹھکانا مہیا کر دے) کوئی ہمیں قبول نہ کرتا (کہ عسرت اور تنگ دستی کا دور تھا)، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ ہمیں اپنے گھر لے گئے، وہاں تین بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا: ان کا دودھ ہم پیا کریں گے، ہم بکریوں کا دودھ نکالتے، ہر انسان اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ رکھ دیتے۔ آپ رات میں تشریف لاتے، ایسی آواز میں سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سویا ہوا نہ جاگتا،

پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھتے اور آ کر اپنے حصے کا دودھ نوش فرماتے، ایک رات جب کہ میں اپنے حصہ کا دودھ پی چکا تھا شیطان نے میرے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ محمد (ﷺ) کے پاس انصار کی طرف سے (کھانے پینے کی چیزوں کے) تحفے آتے ہیں، آپ کو اس گھونٹ بھر دودھ کی کیا ضرورت ہے؟ یہاں تک کہ میں نے دودھ پی لیا، میں جوں ہی دودھ پی کر فارغ ہوا، مجھے شرمندگی اور ندامت نے گھیر لیا، اب شیطان نے یہ وسوسہ ڈالا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (ﷺ) کے حصے کا دودھ پی لیا، وہ آ کر دیکھیں گے، دودھ نہیں پائیں گے تو تمہارے خلاف دعا کریں گے تم ہلاک ہو جاؤ گے، اور تمہاری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔

میرے پاس ایسی اونی چادر تھی کہ جب میں اس سے سر ڈھانپتا تو میرے پاؤں باہر نکل جاتے اور اگر اسے پیروں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا، میری نیند اُڑ گئی، میرے ساتھی سوتے رہے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اپنے معمول کے ساتھ سلام کیا، پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھی، اپنے مشروب کے پاس آئے، دیکھا کہ برتن خالی ہے، آسمان کی جانب سر اٹھایا، میں نے کہا (دل میں سوچا) اب آپ میرے خلاف دعا کریں گے، میں ہلاک ہو جاؤں گا، آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (یہ دعا سن کر) میں نے اپنی چادر کس لی اور چھری لے کر بکریوں کی طرف گیا، انہیں ٹٹولنے لگا، تاکہ ان میں سے زیادہ فربہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کروں، میں نے ہر بکری کے تھنوں کو دودھ سے لبریز پایا، رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے دودھ کے برتن میں، میں نے اتنا دودھ نکالا کہ برتن کے بالائی حصے تک جھاگ آ گئے، میں دودھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا تم نے آج دودھ نہیں پیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نوش فرمائیں، آپ نے پینے کے بعد مجھے دیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نوش فرمائیں، آپ نے پی کر مجھے عطا فرمایا، میں نے باقی ماندہ دودھ پیا، جب مجھے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا مجھے مل گئی ہے، میں ہنستے ہنستے زمین پر گر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقداد! یہ تمہاری ایک بری عادت ہے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج میرے ساتھ ایسے ایسے ہوا ہے، اور میں نے بھی ایسا ایسا کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو اللہ کی رحمت تھی، تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ ہم تیرے ان دو ساتھیوں کو جگا کر اس رحمت میں شریک کر لیتے، میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، جب آپ نے اور آپ کے ساتھ میں نے اس رحمت سے حصہ پا لیا تو مجھے دوسرے لوگوں کی پروا نہیں۔ (۱۲)

انصاری خواتین کی بیعت اور وعدہ

حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں انصاری خواتین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کرنے حاضر ہوئیں، ہم نے عرض کیا: ہم اس پر آپ سے بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، ہم چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور ہم اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بہتان نہیں لگائیں گی اور ہم نیک کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی تم طاقت اور قوت رکھو گی۔ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ ہم پر ہم سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے، یا رسول اللہ! آئیں، ہم آپ کی بیعت کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا، میرا سو عورتوں کے لیے وہی قول ہے، جو ایک عورت کے لیے ہے۔ (۱۳)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے ساتھ ہم سے وعدہ لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی، صرف پانچ خواتین نے یہ وعدہ پورا کیا، ام سلیم، ام العلا، ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کے گھر میں تھیں اور اس کے علاوہ دو عورتیں۔ یا یہ کہا کہ ابوسبرہ کی صاحب زادی معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون رضی اللہ عنہن۔ (۱۴)

ایک اور روایت میں ہے کہ ہم چہرے نہیں نوچیں گی، نہ ہم ویل اور ہلاکت کو پکاریں گی، نہ ہم گریبان پھاڑیں گی، نہ ہم بال بکھیریں گی۔ (۱۵)

نمازعید

عید کے دن کے معمولات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن طاق تعداد میں کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ میں تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ (۱۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن پیدل عید گاہ میں ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے پیدل تشریف لاتے تھے۔ (۱۷)

یہودیوں کا روح کے متعلق سوال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھیت میں جارہا تھا،آپ ﷺ کھجور کی ایک چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے،اتنے میں کچھ یہودی سامنے سے گزرے،وہ آپس میں کہنے لگے:ان (یعنی پیغمبر) سے پوچھو کہ روح کیا چیز ہے؟انہوں نے کہا: کیوں،ایسی کیا ضرورت ہے؟ بعضوں نے کہا: ایسا نہ ہو وہ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تم کو ناگوار گزرے،پھر کہنے لگے: اچھا پوچھو،انہوں نے پوچھا: روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ خاموش ہورہے،ان کو کچھ جواب نہ دیا، میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی آنے لگی اور اپنی جگہ پر کھڑا رہ گیا، جب وحی اتر چکی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا(۱۸)

اور وہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

تحویل قبلہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے جب (ہجرت فرما کر) مدینے میں تشریف لائے تو آپ انصار میں اپنے ناناؤں یا ماموؤں میں قیام پذیر ہوئے،اور سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی،آپ کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو،آپ نے سب سے پہلی نماز جو بیت اللہ کی طرف پڑھی،وہ نماز عصر تھی،آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی یہ نماز پڑھی،آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک صاحب ایک مسجد میں نماز ادا کرنے والوں کے پاس سے گزرے،وہ اس وقت رکوع میں تھے،انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھی ہے،وہ لوگ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے،یہود واہل کتاب کو آپ کا بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنا پسند تھا،پھر جب آپ نے بیت اللہ کی طرف چہرہ پھیر لیا تو انہیں یہ چیز ناگوار گزری۔(۱۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی،آپ کو کعبے کی طرف نماز پڑھنا پسند تھا،سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (۲۰)

لہٰذا آپ (نماز میں) مسجد الحرام کی طرف منہ کرلیا کریں

ایک صحابی، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کعبہ رخ ہوکر) عصر کی نماز پڑھی تھی، انصار کے لوگوں کے پاس سے گزرے (جو بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع کی حالت میں تھے)، اس صحابی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبے کی طرف رخ کر کے عصر کی نماز پڑھی ہے، وہ لوگ نماز میں رکوع کی حالت میں کعبے کی طرف پھر گئے۔ (۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ مسجد قبا میں فجر کی نماز میں تھے کہ ایک آنے والے نے آکر کہا: آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان لوگوں کا رخ شام کی طرف تھا، وہ گھوم گئے اور کعبے کی طرف رخ کرلیا۔ (۲۳)

تحویل قبلہ سے قبل فوت ہونے والے صحابہ کی نمازیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب تحویل قبلہ ہوئی، کہا گیا: یارسول اللہ! ان لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو تحویل قبلہ سے قبل بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے ہوئے فوت ہوئے، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ (۲۴)

اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کردے۔ (۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ان بھائیوں (کی نمازوں) کا کیا ہوگا، جو اس سے پہلے فوت ہوگئے اور وہ بیت المقدس کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھتے رہے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيْمَانَكُمْ (۲۶)

اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو ضائع کردے۔

پہلی مسلم شماری

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے مسلمانوں کی تعداد گن کر بتاؤ، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق خطرہ ہے، جب کہ ہم تو چھ سات سو

کے درمیان ہیں؟ اور دوسری روایت کے مطابق ہم پندرہ سو افراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نہیں جانتے، شاید کہ تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: چناں چہ ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا، یہاں تک کہ ہم میں سے ہر شخص چھپ کر نماز پڑھتا تھا۔(۲۷)

رسول اللہ ﷺ کا اذیتوں پر صبر

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دراز گوش پر سوار ہوئے، اس پر پالان تھا، جس کے نیچے فدک کا کمبل تھا، اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ہم رکاب تھے، آپ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جارہے تھے، یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایسی مجلس سے ہوا، جس میں مسلمان، بت پرست مشرک اور یہودی موجود تھے، اس محفل میں عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، محفل میں دراز گوش کے قدموں سے اُڑنے والا غبار چھایا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی چادر ناک پر رکھ کر کہا: ہماری مجلس کو خراب نہ کرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سلام کیا، پھر دراز گوش سے اتر کر کھڑے ہوئے، انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور قرآن سنایا۔

عبداللہ بن ابی نے کہا: اے شخص! اگر آپ حق کہہ رہے ہیں تو اس سے اچھی کوئی بات نہیں، لیکن آپ ہمیں ہماری مجالس میں اذیت نہ دیں، آپ اپنے ٹھکانے پر جائیں، ہم میں سے جو بندہ آپ کے پاس آئے، اسے یہ بتائیں، (ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ آپ ہماری مجالس میں آکر ہمیں تبلیغ کرتے پھریں اور ہماری محافل کو بے رنگ کریں)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں، ہمیں یہ پسند ہے، مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے اور باہم دست و گریبان ہونے کو تھے، نبی اکرم ﷺ برابر انہیں ٹھنڈا کرتے رہے، پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: سعد! تم نے سنا ابوحباب (عبداللہ بن ابی) نے ایسی ایسی بات کہی؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے درگزر فرمائیں اور اسے جانے دیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ چاہا آپ کو عطا فرمایا، اس وادی کے باسیوں نے اسے اپنا سردار مقرر کرنے اور اسے تاج پہنانے کا ارادہ کرلیا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسے اس حق کی وجہ سے ٹھکرادیا، جو آپ کو عطا ہوا ہے تو یہ اس پر ناگوار گزرا،

اس لیے اس نے یہ حرکت کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے۔ سو نبی اکرم ﷺ نے اسے معاف کر دیا۔ (۲۸)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ابوجہل سے تلخ کلامی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ گئے تو صفوان بن امیہ بن خلف کے ہاں مہمان ٹھہرے، کیوں کہ امیہ جب شام جانے کے ارادے سے نکلتا تو مدینہ منورہ میں سعد رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا کرتا تھا، امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: انتظار کریں، دوپہر کے وقت جب لوگ غافل ہوں گے، آپ جا کر طواف کر لیں (چناں چہ دوپہر کے وقت) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے طواف کے دوران ابوجہل آ گیا، پوچھا: یہ کون ہے جو اطمینان سے کعبہ کا طواف کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سعد ہوں، ابوجہل بولا: تم اطمینان سے کعبے کا طواف کر رہے ہو، حال آں کہ تم نے (اپنے شہر مدینے میں) محمد (ﷺ) کو پناہ دے رکھی ہے، اس پر دونوں میں تو تکار ہو گئی تو امیہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوالحکم (ابوجہل) اس وادی کا سردار ہے، اس کے سامنے زور سے نہ بولیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! اگر تو نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں تمہاری شام کی تجارتی گزرگاہ بند کر دوں گا، امیہ بار بار (سعد رضی اللہ عنہ سے) یہی کہتا رہا کہ آپ ابوالحکم سے اونچی آواز میں بات نہ کریں اور وہ سعد رضی اللہ عنہ کو روکنے لگا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم ہمارے بیچ میں نہ آؤ، میں نے حضرت محمد (ﷺ) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ تمہیں قتل کریں گے، امیہ نے پوچھا: مجھے؟ کہا: ہاں، امیہ نے کہا: بہ خدا محمد (ﷺ) جھوٹ نہیں بولتے۔

جب وہ لوگ چلے گئے تو امیہ نے اپنی بیوی کے پاس آ کر کہا: جانتی ہو یثربی (حضرت سعد رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے کیا کہا ہے؟ اور بیوی کو سارا ماجرا سنایا، پھر جب بدر کی طرف نکلنے کا اعلان ہوا، امیہ کی بیوی نے اس سے کہا: تجھے یاد نہیں تیرے یثربی بھائی نے تجھے کیا کہا تھا؟ اس پر امیہ نے نہ نکلنے کا ارادہ کر لیا، تو ابوجہل نے اس سے آ کر کہا: تمہارا شمار وادی کے معزز افراد میں ہوتا ہے، ایک دو دن کے لیے ہمارے ساتھ چلے چلو (پھر چاہو تو واپس پلٹ آنا)، امیہ ان کے ساتھ چل پڑا اور اللہ عزّ وجل نے اسے (بدر کے میدان میں) قتل کر دیا۔ (۲۹)

غزوات وسرایا

پہلا غزوہ ذات العشیرہ

امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ ابن اسحاق کے بہ قول سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ابوا، پھر بواط اور اس کے بعد عشیرہ فرمایا۔

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا، ان سے پوچھا گیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات فرمائے؟ انہوں نے کہا: انیس غزوات، ان سے کہا گیا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ انہوں نے جواب دیا: سترہ غزوات میں، میں نے پوچھا: سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: عُسَیرہ یا عُشیرہ۔(۳۰)

غزوہ بدر، ۲ ہجری

قریش کے قافلے کی جاسوسی

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ رضی اللہ عنہ کو ابو سفیان کے قافلے کی جاسوسی کے لیے روانہ فرمایا کہ قافلہ کہاں تک آ پہنچا، حضرت بسیسہ رضی اللہ عنہ واپس آئے، گھر میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں: معلوم نہیں انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی زوجہ محترمہ کا استثنا کیا تھا یا نہیں، بسیسہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قافلے کے بارے میں بتایا، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، لوگوں سے گفت گو فرمائی اور ارشاد فرمایا: ہماری مطلوبہ چیز آ پہنچی ہے، جس کی سواری موجود ہو، وہ ہمارے ساتھ سوار ہو، لوگ آپ سے اجازت طلب کرتے تھے کہ ان کی سواریاں مدینے کی بالائی آبادی میں ہیں، وہ لے کر آ جائیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بس وہی روانہ ہو جس کی سواری موجود ہو، رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ روانہ ہو گئے اور مشرکوں سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔(۳۱)

صحابہ سے مشورہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابوسفیان کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا، پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفت گو

کی، آپ خاموش رہے، پھر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے مشورہ مانگ رہے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں گھس جانے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھس جائیں اور اگر آپ برک الغماد تک اپنی سواریوں کے جگر مارنے (تھکا دینے) کا حکم دیں تو ہم ایسا کر گزریں۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روانہ ہونے کا حکم دیا۔ لوگ روانہ ہو کر بدر میں اترے، قریش کے سقے وہاں سے پانی لینے آئے، ان میں بنو الحجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا، صحابہ نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے (قافلے والے) ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے، اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں، البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف، ان لوگوں میں ہیں۔ جب اس نے یہ کہا تو صحابہ اسے زدوکوب کرنے لگے، تو اس نے کہا کہ ہاں، ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جب اسے چھوڑ دیتے اور پھر پوچھتے تو وہ کہتا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں، البتہ یہاں لوگوں میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ موجود ہیں، یہ سنتے ہی لوگ پھر اسے مارنے لگتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے، جب آپ نے ان کی یہ کارروائی ملاحظہ فرمائی، تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جب وہ تم سے سچ کہتا ہے، تم اسے مارتے ہو اور جب وہ تم سے جھوٹ بولتا ہے، تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل یہ فلاں (مشرک) کے گرنے کی جگہ ہے۔ آپ زمین پر یہاں، وہاں ہاتھ رکھ رہے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے ادھر ادھر نہیں گرا۔ (۳۲)

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی بدر میں شرکت کی خواہش

غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت امّ ورقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ﷺ) کیا آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں، میں آپ کے مریضوں کی تیمارداری کروں گی، زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت سے سرفراز فرمادے؟ آپ نے فرمایا: اپنی جگہ رہو (گھر میں بیٹھو) اللہ عزوجل تمہیں شہادت کی موت عطا فرمائے گا۔ ان کو شہیدہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ امّ ورقہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید پڑھا ہوا تھا، انہوں نے نبی ﷺ سے اپنے گھر مؤذن مقرر کرنے کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں اہل خانہ کی امامت کرنے کا حکم فرمایا۔

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی اور غلام کو مدبر بنا رکھا تھا (یعنی وہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر آزاد ہو جائیں گے)، تو انہوں نے آپ کو کمبل میں لپیٹ کر مار دیا اور بھاگ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو ان کی باندی اور غلام قتل کر کے بھاگ گئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر فرمایا: ان کو کوئی شخص پناہ نہ دے، جس کو یہ (مجرم) ملیں، ان کو لے آئے، پھر باندی اور غلام پکڑ کر لائے گئے تو ان کو پھانسی دی گئی، اسلام میں یہ پہلے مصلوب (پھانسی پانے والے) تھے۔(۳۳)

غزوۂ بدر میں شریک صحابۂ کرام کی تعداد

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم کہا کرتے تھے کہ غزوۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد طالوت کے اصحاب کی جالوت سے جنگ کے روز جتنی تھی، تین سو دس سے کچھ اوپر، جنہوں نے طالوت کے ساتھ دریا عبور کیا تھا، اُن کے ساتھ صرف مؤمن ہی پار اترے تھے۔(۳۴)

بچوں کو واپس کرنا اور شریک مہاجرین وانصار کی تعداد

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن کم سن جان کر واپس کر دیا تھا۔

بدر کے دن شریک مہاجرین ساٹھ سے کچھ زائد اور انصار دو سو چالیس افراد سے کچھ زائد تھے۔(۳۵)

غزوہ بدر میں شریک بعض صحابۂ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت ایاس بن بکیر	حضرت سعید بن زید قرشی
حضرت بلال بن رباح	حضرت سہل بن حنیف انصاری
حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی	حضرت ظہر بن رافع اور ان کے بھائی
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ	حضرت ابوبکر عبداللہ بن عثمان قرشی
حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ	حضرت عبداللہ بن مسعود
حضرت حارثہ بن ربیع انصاری	حضرت عتبہ بن مسعود
حضرت خبیب بن عدی	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف
حضرت خنیس بن حذافہ	حضرت عبیدہ بن الحارث قرشی
حضرت رفاعہ بن رافع	حضرت عبادہ بن صامت

حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر
حضرت زبیر بن عوام قرشی
حضرت ابوطلحہ زید بن سہل
حضرت ابوزید انصاری
حضرت سعد بن مالک
حضرت سعد بن خولہ قرشی
حضرت عتبہ بن عمرو انصاری
حضرت عاصم بن ثابت
حضرت عتبان بن مالک
حضرت قتادہ بن نعمان
حضرت معوذ بن عفراء اور ان کے بھائی
حضرت مرارہ بن الربیع
حضرت مسطح بن اثاثہ
حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم (۳۶)

حضرت عمر ابن الخطاب
حضرت عثمان بن عفان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیمار بیٹی (رقیہ رضی اللہ عنہا) کی عیادت کے لیے مدینے میں چھوڑا تھا اور مالِ غنیمت میں سے ان کو حصہ دیا تھا)
حضرت علی بن ابی طالب ہاشمی
حضرت عمرو بن عوف
حضرت عامر بن ربیعہ
حضرت عویم بن ساعدہ
حضرت قدامہ بن مظعون
حضرت معاذ بن عمرہ بن الجموح
حضرت ابواُسید مالک بن ربیعہ
حضرت معن بن عدی
حضرت مقداد بن عمرو

مشرک کی مدد مسترد فرمادی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہوئے، ایک مشرک آپ کے پیچھے پیچھے گیا، جمرہ کے پاس اس کی آپ سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ جانا اور حصہ لینا چاہتا ہوں، آپ نے پوچھا: کیا تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ، ہم کسی مشرک سے مدد نہیں چاہتے، پھر وہ آدمی مقام ''شجرہ'' کے قریب آپ کے پاس آیا، آپ کے صحابہ کرام اس کی قوت اور بہادری کی وجہ سے خوش ہوئے، اس نے پھر اپنی خواہش دہرائی کہ میں آپ کے ساتھ جانا اور آپ کے ساتھ حصہ لینا چاہتا ہوں، رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ وہ بولا: نہیں، آپ نے فرمایا: واپس جاؤ، میں کسی مشرک سے مدد کا خواستگار نہیں ہوں، پھر وہ مقام بیدا پر حاضر ہوا اور اس نے اپنی خواہش دہرائی، رسول اللہ ﷺ نے پھر سوال کیا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: چلو۔(۳۷)

دشمن سے حالت جنگ میں ایفائے عہد

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں صرف اس وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکا کہ میں اور میرے والد حسیل رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کے ارادے سے نکلے، (راستے میں) ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا، اور کہا: تم محمد کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم تو مدینہ طیبہ جانا چاہتے ہیں، انہوں نے ہم سے اللہ کے نام سے پختہ عہد اور وعدہ لیا کہ ہم مدینے کی طرف جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں شریک نہیں ہوں گے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا: تم واپس (مدینہ منورہ) جاؤ، ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔(۳۸)

غزوۂ بدر میں صفوں کی ترتیب

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے موقع پر رات میں ہماری صفیں ترتیب دیں۔(۳۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں کیا خدمت انجام دیتے رہے؟

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے ڈول میں پانی بھر کر لاتا تھا۔(۴۰)

اجازت کے بغیر پیش قدمی کرنے کی ممانعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میدان بدر میں مجاہدین سے فرمایا: جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے۔(۴۱)

حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم بدر کے میدان میں صف بستہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: جب دشمن تمہارے قریب آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرو۔(۴۲)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا و مناجات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے صحابہ تین سو انیس تھے، نبی ﷺ قبلہ رو ہوئے، ہاتھ پھیلائے، پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، بارِ الٰہا! تو نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا ہے، اسے پورا فرما، اے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت نہ ہوگی، آپ برابر رب عز وجل کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر دعا اور استغاثہ کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ کے کندھوں سے آپ کی چادر گرگئی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی چادر لے کر آپ کے کندھوں پر ڈالی اور پشت مبارک سے آپ کو گلے لگا کر عرض کی: اللہ کے نبی! آپ نے اپنے رب سے بہت دعا کر لی، یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو وعدہ فرمایا ہے، اسے ضرور پورا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○ (۴۳)

جب تم فریاد کرتے تھے رب سے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں ایک ہزار پے در پے آنے والے فرشتوں سے۔

سو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے آپ کی مدد فرمائی۔ (۴۴)

غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی تنگ دست مجاہدین کے لیے دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب بدر میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! یہ ننگے پاؤں (پیادہ) ہیں، انہیں سواری عطا فرما، اے بار الٰہا! یہ ننگے بدن ہیں (ان کا لباس ناکافی ہے) تو انہیں لباس عطا فرما۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو انہیں سیر فرما، سو اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن ان کو فتح عطا فرمائی، جب مجاہدین واپس لوٹے تو اس طرح لوٹے کہ ان میں سے ہر مجاہد کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے، انہیں لباس ملا اور سیر ہوئے۔ (۴۵)

غزوۂ بدر کے روز مشرکوں کی مبازرت طلبی

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا

اوراس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید) اور بھائی (شیبہ) مشرکین کی صف سے آگے بڑھے، عتبہ نے مبازرت طلبی کے لیے آواز دی (کہ کون ہمارا مقابلہ کرے گا؟) انصار کے جوان مقابلے کے لیے میدان میں نکلے۔ عتبہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے اس سے اپنا تعارف کرایا، مشرکوں نے کہا: ہمیں تم سے کوئی غرض نہیں، ہم نے تو اپنے چچازادوں (یعنی مہاجرین مکہ قریشی مسلمانوں) کو لڑائی کا چیلنج دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر فرمایا) حمزہ اٹھو، علی اٹھو اور عبیدہ بن حارث تم مقابلے کے لیے اٹھو۔ حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف بڑھے، میں (علی رضی اللہ عنہ) شیبہ کی طرف مقابلہ کے لیے گیا۔ (ہم نے ان کا قصہ تمام کر دیا) البتہ عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان شمشیر زنی جاری رہی، ہر ایک نے اپنے مدمقابل کو زخمی کر دیا، پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے قتل کر دیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لائے۔ (۴۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی پریشانی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ بدر کے روز میں نے صف میں اپنے دائیں بائیں انصار کے دو کم سن نوجوانوں کو کھڑے دیکھ کر سوچا: کاش میں دو مضبوط، طاقت ور آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا: چچا! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، اے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی گلوچ کی ہے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں اسے دیکھ لوں تو اسے اس وقت تک نہ چھوڑوں، جب تک ہم میں سے پہلے مرنے والا مر نہ جائے، مجھے اس کی بات نے حیرت میں ڈال دیا، دوسرے نے بھی مجھ سے وہی سوال کیا، مجھے بڑی حیرت ہوئی، کچھ دیر کے بعد مجھے ابوجہل لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا نظر آیا، میں نے ان نوجوانوں سے کہا: یہ وہی ہے، جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، دونوں جلدی سے آگے بڑھے، اپنی تلواریں نکالیں اور ابوجہل پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا، آپ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟ ہر ایک نے کہا: اسے میں نے قتل کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ وہ بولے: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تلواریں ملاحظہ فرمائیں اور فرمایا: تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے (دونوں کی تلواروں پر خون کے نشان تھے) اور ابوجہل کا سلب (سواری، ہتھیار، کپڑے وغیرہ) معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، یہ دونو جوان معاذ بن عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہما تھے۔ (۴۷)

ابو جہل کا قتل

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معرکۂ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہل کے انجام کی خبر کون لائے گا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے، دیکھا اسے عفراء کے دو بیٹوں نے قتل کر دیا ہے، وہ بے بس پڑا ہوا ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا: تو ابو جہل ہے؟ کہنے لگا: مجھ سے بلند مرتبہ کوئی اور شخص ہے، جسے تم نے یا اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ (۴۸)

مزید معرکے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں حارث بن عامر مارا گیا اور حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جہنم رسید کیا۔ (۴۹)

حضرت عمیر بن الحمام انصاری کی شہادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارا مشرکوں سے سامنا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کچھ نہ کرے، جب تک میں اسے اس کی اجازت نہ دوں، جب میدان جنگ میں مشرک قریب آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف اٹھو، جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے، عمیر بن الحمام انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، عمیر نے کہا: واہ واہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے واہ واہ کیوں کہا؟ عمیر بولا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اس امید پر کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہو جاؤں، آپ نے فرمایا: تم اہل جنت میں سے ہو، عمیر اپنے ترکش سے کھجوریں نکال کر کھانے لگا، پھر کہا: اگر میں یہ کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو یہ طویل زندگی ہوگی، چناں چہ اس نے باقی ماندہ کھجوریں پھینک دیں اور مشرکوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ (۵۰)

غزوۂ بدر کے ایک شہید کا مقام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام الربیع بنت براء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ مجھے حارثہ کے (انجام کے) بارے میں نہیں بتائیں گے؟ حارثہ نامعلوم تیر انداز کے تیر سے بدر میں شہید ہوا،

اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں، اگر وہ جنت کے علاوہ کہیں اور ہے تو میں اس پر خوب روؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حارثہ کی ماں! متعدد جنتیں ہیں اور تیرے بیٹے نے فردوس اعلیٰ پائی ہے۔ (۵۱)

المؤمن اذا وعد وفی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف سے تحریری معاہدہ کیا، وہ مکے میں (جو اس وقت دارالحرب تھا) میرے بال بچوں اور مال واسباب کی حفاظت کرے گا اور میں مدینے میں اس کے بال بچوں اور مال واسباب کی حفاظت کروں گا۔ میں نے خط میں عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ نے کہا: میں الرحمٰن کو نہیں جانتا، تم اپنا وہی نام لکھو، جو جاہلیت میں تمہارا نام تھا، تو میں نے اپنا (دورِ جاہلیت والا نام) عبدعمرو لکھا۔ غزوۂ بدر میں ایسے ہوا کہ میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا، جب لوگ سو گئے تھے تا کہ امیہ کی جان بچاؤں، بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ کو دیکھ لیا، وہ انصار کی مجلس میں گئے اور کہنے لگے: امیہ ہے، اگر یہ بچ گیا تو میں نہیں بچا۔ اتنا سن کر انصار کے کچھ لوگ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارے تعاقب میں نکلے، جب مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ پالیں گے، میں نے امیہ کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا، تا کہ وہ اس کے ساتھ الجھے رہیں، انصار نے اسے قتل کر دیا اور وہ ہمارے پیچھے لگ گئے، امیہ بھاری بھرکم آدمی تھا، میں نے اسے کہا: بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گیا اور میں اس کے اوپر گر گیا، تا کہ اسے بچا لوں، لیکن انصاری جوانوں نے میرے نیچے سے اسے تلواریں گھونپ دیں، یہاں تک کہ وہ مر گیا، ان میں سے ایک تلوار میرے پاؤں میں بھی لگی تھی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کی پشت پر اس زخم کا نشان ہمیں دکھاتے تھے۔ (۵۲)

فرشتوں کی امداد کی ایک صورت

ابوزمیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بدر کے دن کے متعلق یہ حدیث بیان کی کہ اس روز ایک مسلمان (حملہ کرنے کے لئے) ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ اس نے اپنے اوپر سے کوڑا لگنے کی اور شہ سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: اے حیزوم! آگے بڑھ (حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) پھر اچانک اس مجاہد نے دیکھا کہ وہ مشرک اس کے سامنے چت گر پڑا، اس نے اس مشرک کی ناک پر چوٹ کا نشان دیکھا اور اس کا چہرہ اس طرح پھٹ گیا تھا، جیسے کوڑا لگا ہو اور اس کا پورا جسم نیلا پڑ چکا تھا۔ اس انصاری (مجاہد) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، یہ تیری آسمان سے مدد آئی تھی۔ (۵۳)

جنگ بدر میں جبریل علیہ السلام کی شرکت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن ارشاد فرمایا: یہ جبریل ہے، اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے اور اس پر جنگ کے ہتھیار ہیں۔ (۵۴)

غزوۂ بدر میں مشرکین کے قیدیوں اور مقتولین کی تعداد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز مسلمان مجاہدین نے قریش مکہ کے ستر افراد کو قتل اور ستر آدمیوں کو قید کرلیا۔ (۵۵)

قیدیوں کے بارے میں مشورہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں کے بارے میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے مشورہ طلب فرمایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! یہ ہمارے چچازاد اور قبیلے کے افراد ہیں، میری رائے یہ ہے کہ ان سے فدیہ لے لیا جائے، تاکہ کفار کے خلاف اس سے ہمیں تقویت ملے، ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمادے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں (عمر رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری رائے وہ نہیں، جو ابوبکر کی رائے ہے، میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں ہمارے سپرد کردیں تاکہ ہمیں انہیں قتل کردیں، عقیل کو علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیں، تاکہ وہ انہیں قتل کریں، فلاں کو میرے سپرد کریں، تاکہ میں اسے قتل کردوں، یہ لوگ کفر کے امام اور سردار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوئے اور میری رائے کو چھوڑ دیا۔ (۵۶)

مسلمان مجاہدین کے لیے مالِ غنیمت حلال کردیا گیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دوسرے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے رو رہے تھے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بتایئے آپ اور آپ کے ساتھی کیوں رو رہے ہیں؟ اگر مجھے رونا آئے تو میں روؤں، ورنہ آپ کے گریہ فرمانے پر روؤں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ساتھیوں نے مجھے فدیے کا جو مشورہ دیا تھا، اس کی وجہ سے تم پر آنے والا عذاب مجھے قریب کے اس درخت سے بھی قریب تر نظر آیا، اور اللہ تعالیٰ نے

یہ آیات نازل فرمائی ہیں:

مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ وَ اللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ لَوْ لَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ (۵۷)

کسی نبی کی شان کے لائق نہیں کہ اس کے لیے قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں (کافروں کا) اچھی طرح خون بہا دے تم (اپنے لئے) دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ (تمہارے لئے) آخرت کا ارادہ فرماتا ہے اور اللہ بڑا غالب بہت حکمت والا ہے۔ اگر پہلے سے (معافی کا حکم) اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہ ہوتا۔

پھر مسلمانوں کے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا۔ (۵۸)

ابو جہل کی تلوار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے ابو جہل کی تلوار مجھے بہ طور انعام عطا فرمائی تھی (کہ شدید زخمی) ابو جہل کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ (۵۹)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی درخواست

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں بدر کے روز (ایک کافر سعید بن العاص کی ذوالکتیفہ) تلوار لایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مشرکوں (کی شکست) سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا ہے، یا اس جیسا کوئی جملہ کہا، یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار نہ میرے لیے ہے نہ تیرے لئے، میں نے (دل میں) کہا: شاید یہ تلوار ایسے شخص کو عطا کی جائے گی، جس نے میری طرح تکلیف نہیں اٹھائی (کہ میرا بھائی قتل ہو گیا اور مقتول مشرک کا سُلب مجھے نہیں ملا)، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: تم نے مجھ سے تلوار کا سوال کیا تھا اور یہ میری نہیں تھی، اب وہ میری ہو گئی ہے، اب وہ تلوار تیری ہے، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ (۶۰)

وہ آپ سے مالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ مالِ غنیمت تو اللہ اور رسول کا ہے۔ (۶۱)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا غزوۂ بدر کا یادگار نیزہ

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں غزوۂ بدر کے دن عبیدہ بن سعید بن عاص کے مقابلے میں آیا، جس کی ابو ذات الکرش کنیت تھی، وہ ایسی زرہ میں ملبوس تھا کہ اس کی آنکھوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا، اس نے کہا: میں ابو ذات الکرش ہوں، میں اس پر نیزہ سے حملہ آور ہوا اور اس کی آنکھ میں نیزہ مارا، جس سے وہ ڈھیر ہوگیا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے اپنا نیزہ نکالنے کے لیے اپنا پاؤں ابو ذات الکرش پر رکھا اور پوری قوت سے دونوں ہاتھوں سے اپنا نیزہ نکالا، اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہوگئے تھے۔ یہ نیزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے مانگ لیا، زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیا، یہ نیزہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ لے لیا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ مانگ لیا، انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ مانگ لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا نیزہ لے لیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ نیزہ مانگ لیا، انہوں نے وہ نیزہ ان کو دے دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ نیزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور ان کی اولاد) کے پاس رہا، آخر کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان سے وہ نیزہ مانگ لیا اور وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت تک ان کے پاس رہا۔ (۶۲)

فتح کے بعد آپ ﷺ تین راتیں اسی جگہ گزارتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر غالب ہوتے تو اسی جگہ تین راتیں قیام فرماتے تھے۔ (۶۳)

فاتح بدر ﷺ کا مقتول قریشی سرداروں سے خطاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم مکے اور مدینے کے درمیان (سفر میں) تھے، ہم چاند دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے، میری نگاہ تیز تھی، میں نے چاند کو دیکھ لیا، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگا، کیا آپ کو نظر نہیں آرہا؟ انہوں نے کہا: ہمیں بھی عنقریب نظر آجائے گا، میں اپنے بچھونے پر چت لیٹا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کی باتیں سنانے لگے اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیں معرکے کی رات لوگوں کے پچھڑنے کی جگہیں دکھانے لگے، فرماتے تھے: ان شاء اللہ تعالیٰ! کل یہ فلاں کے پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کے پچھڑنے کا مقام ہے، معرکے کے روز وہ انہیں جگہوں پر پچھڑے ہوئے تھے، میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، وہ لوگ (مشرکین کے سردار) انہیں مقامات پر (مقتول) گرے ہوئے ہیں، جہاں کی آپ نے نشان دہی فرمائی تھی، ادھر اُدھر نہیں ہوئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کے لاشے ایک دوسرے پر کنوئیں میں ڈال دیے گئے، رسول اللہ ﷺ ان کی طرف گئے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا تم نے اللہ اور اس کے رسول کے وعدے کو سچا پالیا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا، میں نے اسے سچا پایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں سے گفتگو فرما رہے ہیں، جن میں روح نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، لیکن ان میں میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں ہے۔ (۶۴)

حوالے

۱۔ صحیح البخاری: کتاب الادب، باب الاخاء والحلف، کتاب الکفالۃ، باب قول اللہ تعالیٰ: وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب مواخاۃ النبی ﷺ بین اصحابہ۔ سنن ابی داؤد، کتاب الفرائض، باب فی الحلف

۲۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب مواخات النبی ﷺ بین اصحابہ

۳۔ صحیح البخاری: کتاب البیوع، باب ما جاء فی قول اللہ تعالیٰ: فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب اخاء النبی بین المہاجرین

۴۔ صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب اخاء النبی ﷺ بین المہاجرین والانصار

۵۔ جامع الترمذی: ابواب صفۃ القیامۃ، باب مواساۃ الانصار والمہاجرین۔ سنن ابی داؤد: کتاب الأدب، باب شکر المعروف

۶۔ صحیح البخاری: کتاب الصلوٰۃ، باب نوم الرجال فی المسجد

۷۔ سنن ابی داؤد: کتاب العلم، باب فی القصص

۸۔ صحیح البخاری: کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب السمر مع الأہل والضیف۔ کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ صحیح مسلم: کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ

۹۔ البقرہ: ۲۶۷

۱۰۔ البقرہ: ۲۶۷

۱۱۔ جامع ترمذی: ابواب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ
۱۲۔ صحیح مسلم: کتاب الاشربۃ، باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ
۱۳۔ سنن النسائی: کتاب البیعۃ، باب بیعۃ النساء۔ جامع ترمذی: ابواب السیر، باب ماجاء فی بیعۃ النساء
۱۴۔ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینہی عن النوح والبکاء والزجر من ذلک۔ کتاب التفسیر، ومن تفسیر سورۃ الممتحنۃ، کتاب الاحکام، باب بیعۃ النساء۔ صحیح مسلم: کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ
۱۵۔ سنن أبی داؤد: کتاب الجنائز، باب فی النوح
۱۶۔ صحیح البخاری: کتاب العیدین، باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج۔ جامع ترمذی: ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج۔ سنن ابن ماجہ: ابواب ماجاء فی الصیام، باب الاکل یوم الفطر قبل ان یخرج
۱۷۔ سنن أبی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق۔ سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی الخروج یوم العید من طریق والرجوع من غیرہ، وباب ماجاء فی الخروج الی العید ماشیاً
۱۸۔ بنی اسرائیل: ۸۵۔ صحیح البخاری: کتاب العلم، باب قول اللہ تعالیٰ: وَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا، کتاب التفسیر، من تفسیر سورۃ بنی اسرائیل، باب وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ کتاب الاعتصام، باب ما یکرہ من کثرۃ السؤال۔ کتاب التوحید، باب وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ۔ صحیح مسلم: کتاب فی صفات المنافقین، باب سؤال الیہود النبی ﷺ عن الروح۔ جامع ترمذی: ابواب التفسیر، باب من سورۃ بنی اسرائیل
۱۹۔ صحیح البخاری: کتاب الایمان، باب الصلاۃ من الایمان۔ صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ
۲۰۔ البقرہ: ۱۴۴
۲۲۔ صحیح البخاری: کتاب اخبار الاحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق الخ۔ جامع ترمذی: ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ
۲۳۔ صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب ولئن اتیت الذین اوتوا الکتب الخ۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ
۲۴۔ البقرہ: ۱۴۳
۲۵۔ جامع ترمذی: کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ۔ سنن ابی داؤد: کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادہ الایمان ونقصانہ
۲۶۔ البقرہ: ۱۴۳۔ جامع ترمذی: ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ البقرۃ۔ سنن ابی داؤد: کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ
۲۷۔ صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر، باب کتابۃ الامام الناس۔ صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب الاستسرار

بالایمان للخائف۔ سنن ابن ماجۃ: ابواب الفتن، باب الصبر علی البلاء

۲۸۔ صحیح البخاری۔ صحیح مسلم: حدیث اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما

۲۹۔ صحیح البخاری: کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ کتاب المغازی: باب ذکر النبی ﷺ من یقتل ببدر

۳۰۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب غزوہ العشیرۃ أو العسیرہ۔ صحیح مسلم: کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی ﷺ وزمانہن

۳۱۔ صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشہید

۳۲۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ بدر۔ سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد، باب فی الاسیر ینال منہ ویضرب

۳۳۔ سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ، باب امامۃ النساء

۳۴۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب عدۃ اصحاب بدر

۳۵۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب عدۃ اصحاب بدر

۳۶۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب تسمیۃ من سمی من اہل بدر

۳۷۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب کراہۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر

۳۸۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب الوفاء بالعہد

۳۹۔ جامع ترمذی: ابواب الجہاد، باب ماجاء فی الصف والتعبئۃ عند القتال

۴۰۔ سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد، باب فی المرأۃ والعبد یحذیان من الغنیمۃ

۴۱۔ صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشہید

۴۲۔ صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر، باب التحریض علی الرمی، کتاب المغازی: عن ابی اسید رضی اللہ عنہ

۴۳۔ الانفال: ۹

۴۴۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب الامداد بالملائکۃ فی غزوہ بدر

۴۵۔ سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد، باب فی نفل السریۃ تخرج من العسکر

۴۶۔ سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد، باب فی المبارزۃ

۴۷۔ صحیح البخاری: کتاب فرض الخمس، باب من لم تخمس الاسلاب۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد، باب استحقاق القاتل سلب القتیل

۴۸۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب قتل ابی جہل

۴۹۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونۃ

۵۰۔ صحیح مسلم: کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشہید

۵۱۔ صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر، باب من اتاہ سہم غرب فقتلہ۔ کتاب المغازی: باب فضل من شہد بدراً، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار۔ جامع ترمذی: ابواب التفسیر، باب ومن سورۃ المؤمنون

۵۲۔ صحیح البخاری: کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل المسلم حربیاً فی دار الحرب أو فی دار الاسلام
۵۳۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب امداد الملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم
۵۴۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب شہود الملائکۃ بدراً
۵۵۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب امداد الملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم
۵۶۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب الامداد بالملائکۃ، فی غزوہ بدر واباحۃ الغنائم
۵۷۔ الانفال: ۶۷، ۶۸
۵۸۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر واباحۃ الغنائم
۵۹۔ سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد، باب من اجاز علی جریح مثخن ینفل من سلبہ
۶۰۔ الانفال: ۱
۶۱۔ صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر، باب الانفال۔ جامع ترمذی: ابواب التفسیر، فی تفسیر سورۃ الانفال۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی النفل
۶۲۔ صحیح البخاری: کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۳۹۹۸
۶۳۔ صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر، باب من غلب العدو فاقام علی ارضہم ثلاثاً۔ صحیح مسلم: کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار
۶۴۔ صحیح مسلم: کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار علیہ۔ سنن نسائی: کتب الجنائز، باب اراوح المومنین